بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

ہمارے علاقے میں یہ معمول ہے کہ پھل تیار ہونے سے چند مہینے پہلے باغ کے مالکان کو مختلف حوائج (مثلا باغ کے لئے ڈیزل دوائی وغیرہ یا کلر ٹھیکیداری یا پلاٹ وغیرہ) کے لئے کچھ رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو وہ یہ رقم آڑھتی سے قرض لیتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ یہ معاہدہ کر لیتے ہیں کہ اپنے باغ کا پھل اسی آڑھتی (جس نے قرض دیا ہے) کو فروخت کرنے کے لئے دیں گے۔ جس کو آگے فروخت کرنے پر آڑھتی کو کچھ کمیشن ملتا ہے۔

۲۔ ایک اور صورت یہ ہے کہ کوئی آدمی آڑھتی کا ایجنٹ بن کر اس سے رقم لے کر آگے باغ مالکان کو قرض پر دیتا ہے۔ اب آڑھتی اور ایجنٹ کے درمیان یہ معاہدہ ہوتا ہے کہ ایجنٹ جو دوسرے لوگوں کا پھل اس آڑھتی کے پاس لائے گا اس پر آڑھتی کو جو کمیشن ملے گا اس کا کچھ حصہ (مثلا %30) ایجنٹ کو دے گا۔

ادھر دوسری جانب مذکورہ ایجنٹ اور باغ کے مالکان کے درمیان یہ شرط اور معاہدہ ہوتا ہے کہ ۱۔ باغ کا مالک اسی آڑھتی کے پاس پھل لائے گا جس سے ایجنٹ نے رقم قرض دلوائی تھی۔ ۲۔ باغ کا مالک اپنا باغ کسی ٹھیکیدار کو فروخت نہیں کرے گا۔ ۳۔ باغ کے مالک نے کریٹ، کاغذ،

کمیل وغیرہ ایجنٹ کے گودام سے لینا ہوں گے۔

یہ ملحوظ رہے کہ ان مذکورہ بالا شروط اور معاہدہ کی اگر خلاف ورزی ہو جائے تو آڑھتی آئندہ سال رقم نہیں دیتا ہے۔ نیز آپس میں ناراضگی، حتی کہ کبھی کبھار ایک دوسرے پر رپورٹ تک درج کرنے کی نوبت آجاتی ہے۔

۱۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ باغ کے مالکان اور آڑھتی کا یہ معاملہ جائز ہے یا نہیں؟

۲۔ ایجنٹ جو کمیشن آڑھتی سے لیتا ہے، اس کا کیا حکم ہے؟

۳۔ اگر ایجنٹ باغ کے مالکان پر مذکورہ تین شرطوں میں سے آخری دو شرطیں عائد کئے بغیر معاملہ کرے تو پھر اس کے لئے کمیشن جائز ہے یا نہیں؟

نوٹ: آڑھتی سے پیشگی رقم لینا ہمارے علاقے میں عرف عام کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ برائے کرم قرآن و سنت کی روشنی میں جواب بحوالہ دے کر ممنون فرمائیں۔

شکرا۔

المستفتي: اشرف
R,224 گرین پارک سٹی قائد آباد
0333-3626932

(جواب نفیسکش)

دار الافتاء

﴿۱﴾۔۔۔ صورتِ مسئولہ میں آڑھتی کا باغ کے مالک کو قرض دینا تو جائز ہے، مگر قرض دے کر اُس کو اپنے پاس باغ کا پھل لانے کا پابند بنانا شرعاً جائز نہیں، کیونکہ مقروض کو اس بات کا پابند بنانا کہ وہ قرض خواہ ہی کے ذریعہ سے مال فروخت کرائے (تاکہ اس کو کمیشن ملے) یہ قرض دے کر اس سے ایک طرح کا فائدہ حاصل کرنا ہے، جو جائز نہیں ہے، لہٰذا قرض میں اس طرح کی شرط لگانا درست نہیں، اور نہ ہی اس کی وجہ سے باغ کا مالک، آڑھتی کے پاس پھل لانے کا پابند ہوگا، بلکہ وہ جہاں چاہے اپنے باغ کا پھل فروخت کر سکتا ہے، البتہ قرض کی رقم واپس کرنا شرعاً اس پر لازم ہوگا۔

واضح رہے کہ اگر آڑھتی نے قرض دیتے وقت یہ شرط لگا دی پھر باغ کا مالک اُسی آڑھتی کے پاس اپنا پھل فروخت کیلئے لایا اور آڑھتی نے مال فروخت کروانے کا اتنا ہی کمیشن لیا جتنا عام طور پر لیا جاتا ہے تو کمیشن جائز ہے، لیکن اگر آڑھتی نے عام طور پر لئے جانے والے کمیشن سے زیادہ مقدار میں کمیشن لیا تو یہ زیادتی سود میں داخل ہوگی اور ناجائز ہوگی۔

﴿۲، ۳﴾۔۔۔ آڑھتی اور باغ کے مالک کے درمیان جو قرض کا معاملہ ہوتا ہے وہ چونکہ ناجائز ہے، نیز ایجنٹ جو شرائط لگاتا ہے وہ بھی ناجائز ہیں اس لئے ایجنٹ کیلئے اس ناجائز معاملہ کا کمیشن لینا بھی جائز نہیں۔ نیز ایجنٹ اگر آخری دو شرطیں نہ لگائے تب بھی پہلی شرط کی وجہ سے معاملہ ناجائز ہوگا۔

الدر المختار - (٥ / ١٦٥) { فصل في القرض }

(و) فيها (القرض لا يتعلق بالجائز من الشروط فالفاسد منها لا يبطله ولكنه يلغو شرط رد شيء آخر فلو استقرض الدراهم المكسورة على أن يؤدي صحيحا كان باطلا) وكذا لو أقرضه طعاما بشرط رده في مكان آخر (وكان عليه مثل ما قبض) فإن قضاه أجود بلا شرط جاز ويجبر الدائن على قبول الأجود وقيل لا، بحر. وفي الخلاصة: القرض بالشرط حرام والشرط لغو بأن يقرض على أن يكتب به إلى بلد كذا ليوفي دينه.

حاشية ابن عابدين - (٦ / ٦٣) { مطلب أسكن المقرض في داره يجب أجر المثل }

وفي الخانية: رجل استقرض دراهم وأسكن المقرض في داره قالوا يجب أجر المثل على المقرض لأن المستقرض إنما أسكنه في داره عوضا عن منفعة القرض لا مجانا وكذا لو أخذ المقرض من المستقرض حمارا ليستعمله إلى أن يرد عليه الدراهم اه وهذه كثيرة الوقوع والله تعالى أعلم. واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

محمد حذیفہ عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۶/رجب المرجب ۱۴۳۷ھ

۴/مئی ۲۰۱۶ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح